بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا بروزِ حشر سب سے پہلے حضور علیہ الصلاۃ والسلام اپنی قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا ایسا کہنا درست ہے کہ حشر میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب سے پہلے اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے ، اور ساتھ میں شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کا ہاتھ مبارک ہوگا ، اس کے بعد آپ علیہ الصلوۃ والسلام مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ جائیں گے وہاں جو دفن ہونگے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ کرکے اپنے ساتھ میدان حشر میں تشریف لائیں گے ، یعنی مقصد یہ ہے کہ کیا مُردوں کو اس دن آقا صلی اللہ علیہ وسلم زندہ کریں گے اللہ پاک کے حکم سے یا اللہ پاک خود زندگی عطا فرمائے گا ؟

جواب

جی یہ کہنا درست ہے کہ حشر کے دن سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے روضہ مبارکہ سے اس طرح باہر تشریف لائیں گے کہ دائیں ہاتھ میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ، اور بائیں ہاتھ میں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا ، پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے قبرستان میں جتنے مسلمان دفن ہیں ، سب اپنی قبروں سے زندہ ہوں گے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام ان سب کو لے کر میدان محشر میں تشریف لے جائیں گے؛ کہ یہ بات کئی احادیث سے ثابت ہے ، البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہیں زندہ بھی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کریں گے ، بلکہ قیامت کے دن سب مردے اللہ پاک کے حکم سے ، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے پر زندہ ہوں گے ۔

چنانچہ سنن ترمذی میں ہے : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أنا أول من تنشق عنه الأرض ثم أبو بكر ثم عمر، ثم آتي أهل البقيع فيحشرون معي، ثم أنتظر أهل مكة حتى أحشر بين الحرمين "ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (قیامت کے دن) میں سب سے پہلا ہوں گا جس کے لیے زمین شق کی جائے گی ، پھر ابو بکر ، پھر عمر ۔ اس کے بعد میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا ، چنانچہ وہ میرے ساتھ جمع کئے جائیں گے ، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا ، یہاں تک کہ مجھے دونوں حرموں کے درمیان جمع کیا جائے گا ۔ (سنن ترمذی ، رقم الحدیث 3692 ، ص 1341 ، 1342 ، دار ابن کثیر)

سنن ترمذی میں ہی ہے : "أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات يوم ودخل المسجد وأبو بكر وعمر، أحدهما عن يمينه و الآخر عن شماله وهو آخذ بأيديهما، وقال: هكذا نبعث يوم القيامة "ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے ، ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ساتھ تھے اس طرح کے ایک دائیں جانب تھے دوسرے بائیں جانب اور حضور علیہ

الصلاۃ والسلام نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: اسی انداز پہ قیامت کے دن ہمیں اٹھایا جائے گا۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث 3669، ص 1335، دار ابن کثیر)

اس حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "أي: نخرج من القبور إلى موضع النشور (يوم القيامة)" ترجمہ: یعنی (اسی طرح) ہم قیامت کے دن قبروں سے اٹھ کر میدان محشر کی طرف جائیں گے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 11، ص 213، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، ملائکہ واِنس و جن و حیوانات موجود ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر مبارک سے یوں بر آمد ہونگے کہ دَہنے ہاتھ میں صدیقِ اکبر کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروقِ اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنھما، پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں، سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 1، ص 128، 129، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5228

تاریخ اجراء: 16 صفر المظفر 1448ھ/31 جولائی 2026ء